اسلامی داڑھی

و

امام اور داڑھی

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ القرآن والحدیث

حضرت علامہ

مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

ادارہ تالیفاتِ اویسیہ

0321-6820890

0300-6830592

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلامی داڑھی
و
امام اور داڑھی

﴿تصنیف﴾

حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی (بہاولپور)

ناشر

ادارہ تالیفات اویسیہ اسلامی کتب کا مرکز

ماڈل ٹاؤن بی نزد سیرانی مسجد بہاولپور

0300-6830592 0321-6820890

فہرست مضامین

ناشر

ادارہ تالیفاتِ اُویسیہ

اِسلامی کُتب کا مرکز

ماڈل ٹاؤن بی نزد سیرانی مسجد بہاولپور

03006830592-03216820890

﴿عرضِ ناشر﴾

من تشبه بقوم فهو منهم. یعنی جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔ (الحدیث)

داڑھی مبارک چہرے پر سجانا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت ہی محبوب سنت کریمہ ہے۔ آج یہ سنتِ مبارکہ متروک ہوتی نظر آرہی ہے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں مین چند لوگ اس سنت پر عمل پیرا ہیں۔ آج یہ سنتِ مبارکہ بہت ہی مظلوم ہوتی جارہی ہے۔ آج کے مسلمان اپنے آقا کی اس پیاری سنت مبارکہ کو گندی نالیوں میں بہاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ داڑھی منڈانہ یا ایک مُٹھی سے کم کرنا دونوں حرام فعل ہیں۔ آج کے دور میں عوام کا کہنا ہی کیا خواص یعنی امام و پیران کرام بھی داڑھی کو ایک مُٹھی سے کم کرانے کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی کی عمر دراز بالخیر فرمائے کہ آپ نے اس موضوع کو قلمبند فرما کر امت پر ایک عظیم احسان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ادارہ تالیفات اویسیہ کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ اور ہر مسلمان کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم سنت داڑھی مبارک چہرے پر سجانے کی توفیق عطا فرمائے۔ بسملا و محمدا و مصليا و مسلما على سيد المرسلين و آله و اصحابه اجمعين

طالب دعا

خادم درگاہ اویسیہ

صوفی محمد مختار احمد اویسی

پیش لفظ

امابعد! دشمنانِ اسلام داڑھی کا مذاق اُڑائیں انہیں چھوڑیئے۔ کیونکہ وہ تو ہیں ہی دشمن۔ افسوس ان کا کیجئے جو مسلمان ہو کر داڑھی کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ داڑھی کا شرعی فیصلہ قبضہ پر ہونے کا اتفاق خیر القرون سے تا حال چلا آرہا تھا۔

صدی رواں میں مودودی نے اس کے خلاف آواز اُٹھائی تو اس کی کسی نے نہ سنی۔ وہابی غیر مقلد اور دیوبندی اپنے سابق، موقف سے نہیں ہٹے۔ لیکن افسوس کہ مسلک حق اہلسنت کو بدنام کرنے کے لئے چند ٹیڈی مجتہد مودودی کی مردہ آواز پر لبیک کہہ بیٹھے۔ ان کی اس زبوں روش سے عوام اہلسنت پریشان ہوئے تو فقیر یہ مجموعہ فتاویٰ مرتب کر کے عوام اہلسنت سے گذارش کرتا ہے کہ ''ٹیڈی مجتہدین'' کی تمہارے اکابر و اسلاف کی تحقیق کے سامنے کیا قدر و منزلت ہے۔ اسی لئے اپنے اسلاف کا دامن مضبوط پکڑ کر ٹیڈی مجتہدین کیلئے دعا کیجئے کہ وہ بھی اپنے اکابر کا دامن نہ چھوڑیں اگر باز نہیں آتے تو ان کو جانے دیں جہاں جائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کل قیامت میں ہم اپنے اسلاف و اکابر کیساتھ ہوں گے اور یہ

نبی پاک ﷺ نے فرمایا المرء مع من احب یعنی جسے جس سے محبت ہے وہ قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔

احب الصالحین و لست منهم ؎ لعل الله یرزقنی صلاحا

فقط والسلام

مدینہ کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ بہاولپور۔

پاکستان ۱۴۱۹ھ المرجب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ونحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! رمضان المبارک[۱] کی آمد آمد ہے۔ ہم عوام بالخصوص حفاظ کرام ماہ رجب سے پہلے ہی اس کے استقبال کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔ داڑھی منڈے اور خشخشی داڑھی والے حفاظ صاحبان ابھی سے داڑھی چھوڑنی شروع کر دی ہے جہاں داڑھی کی قدر منزلت ہے۔ ورنہ بڑی بڑی مساجد میں داڑھی منڈے اور خشخشی داڑھی والے حفاظ قرآن سنا رہے ہیں۔ فقیر نے یہ فتویٰ عرصہ پہلے ہفت روزہ الہام، بہاولپور میں شائع کیا۔ اب اس میں معمولی اضافہ کے ساتھ اہل اسلام بالخصوص سنّی برادری کی نذر گزار کر کے دعوت خیر دیتا ہوں کہ فتویٰ کے مطابق عمل کریں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی یہ فتویٰ دکھائیں، پڑھائیں۔ ممکن ہے کسی بندہ خدا کو عمل کی توفیق نصیب ہو۔

(نوٹ) یاد رہے کہ دور حاضرہ میں داڑھی بڑھانا اور دوسروں کو اسی پر آمادہ کرنے پر سو شہیدوں کا ثواب نصیب ہوگا۔ کیونکہ داڑھی منڈانا اور قبضہ سے کم داڑھی رکھوانا ہمارے محبوب نبی یعنی خدا کے پیارے حبیب ﷺ کی سنت کے خلاف اور دشمن دین و اسلام یعنی انگریز کا طریقہ ہے[۲] اور غلط طریقہ دورِ حاضرہ میں اتنا غلبہ پایا گیا ہے کہ:

(۱) یہ رسالہ فقیر نے رمضان المبارک کی آمد پر ماہ شعبان میں لکھا تھا۔ اویسی غفرلہٗ۔

(۲) افسوس کہ آج یہ طریقہ مشائخ عظام اور علماء کرام کی اولاد نے اپنا لیا ہے۔ یہاں تک کہ انہیں اس غلطی کا احساس دلایا جائے، تو وہ مریدین و معتقدین سمیت دشمنی پر تُل جاتے ہیں۔

جن پیروں کو ہم اپنا مقتدا مانتے ہیں اور جن علماء کو ہم اپنا پیشوا سمجھتے ہیں اور جن حفاظ کو ہم علامِ شریعت خدا کہتے ہیں وہ نہ صرف داڑھی منڈواتے یا قبضہ سے کم کراتے ہیں بلکہ حق کی آواز بلند کرنے والے کے دشمن بن جاتے ہیں اور حدیث شریف میں ہے جب کسی سنت رسول ﷺ پر ایسا وقت آجائے اس وقت اسی سنت کو زندہ کرنا یعنی خود عمل کرنا اور دوسروں کو دعوت دینا سو شہیدوں کا ثواب پانا ہے۔ آیئے فقیر اُویسی غفرلہٗ کے ساتھ ہو کر داڑھی منڈوانے اور چھوٹی داڑھی والے پیروں، مولویوں اور حافظوں کو اس سنت کو زندہ کرنے کی دعوت دیجئے، زیادہ نہ سہی کم از کم فقیر کا یہ فتویٰ مرتبہ ہر مسلمان اعلیٰ وادنیٰ سب تک پہونچایئے۔

﴿داڑھی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے﴾

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام داڑھی والے تھے۔ اسی لیے حدیث شریف میں بڑھانے کو فطرت کہا گیا اور فطرت سے سب کی یہ مراد ہے۔ جسے انبیاء علیہم السلام نے پسند اور اختیار فرمایا، یعنی داڑھی رکھنا۔

﴿محبوب خدا ﷺ کی سنت﴾

سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ مٹھی بھر داڑھی رکھنا محبوب خدا سردار انبیاء ﷺ کی سنت ہے۔ چنانچہ احادیث مبارکہ میں ہے کہ حضور ﷺ کی داڑھی مبارک قبضہ یعنی چار انگل کی مقدار میں ہوتی تھی۔ اگر کبھی اس سے بڑھ جاتی تو آپ ﷺ اس کے عرض وطول سے بال کٹوا کر قبضہ کی مقدار میں کر دیا کرتے تھے۔

فائدہ: اسی حدیث کے مطابق داڑھی منڈانا اور مٹھی بھر سے کم کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس

کا مرتکب خواہ پیر ہے یا مولوی وہ حرم کعبہ کا امام ہے یا قرآن کا حافظ (قاری) اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ وہ نماز فرض ہو یا جنازہ یا عیدین یا تراویح عمداً ایسے کو امام بنانا گناہ ہے، بے خبری میں بڑھ لی تو اس کا اعادہ ضروری ورنہ ثواب نہ ملے گا۔

ہمارے اکابر مشائخ اولیاء کا مذہب ہے کہ داڑھی موںڈنا حرام اور بقدر قبضہ واجب، شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا حلق کردن لحیہ حرام است و گزاشتن آن بقدر قبضہ واجب است (اشعۃ اللمعات) یعنی داڑھی حلق (مونڈنا) حرام اور اسے قبضہ کے برابر چھوڑنا واجب ہے۔

ترک واجب کی سزا

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی اپنی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں: وشاہ الستدلال بالاية علی ان الامر للوجوب فانه تعالیٰ اوجب فيها علی مخالفة الامر و هو دليل كون الامر للواجب اذلاتهديه علی ترک غير الواجب. ترجمہ: یعنی آیت مذکورہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مخالفت امر پر عذاب سے ڈرنے وواجب کیا اور یہ سخت وعید اور دھمکی اس بات کی دلیل ہے کہ امر وجوب کے لیے ہے۔

داڑھی بڑھانا واجب ہے۔ حکم قرآن سے ثابت ہے کہ داڑھی منڈانا یا کترانا حرام اور مرتکب اس کا باعث وعید شدید ہوا۔ وہ آیت یہ ہے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. ترجمہ: جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں تو ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی آفت نہ

آ جائے، یا ان پر کوئی دردناک عذاب نہ نازل ہو۔

﴿مسلمان سے اپیل﴾

مسلمان کو صرف حکم خدا اور رسول کافی ہے۔ بالخصوص جس حکم میں عذاب کی دھمکی ہو اس میں تو مسلمان کو بہت زیادہ لحاظ ضروری ہے۔ دنیوی امور میں ہم کسی ماتحت ہوتے ہیں وہ اپنے اصول میں مضبوط ہو پھر اس کے حکم میں ہمیں کتنا لحاظ ہوتا ہے۔ بالخصوص جب ترک تعمیل پر سخت سزا دے۔ یہاں تو احکم الحاکمین اور اس کے حبیب رحمۃ اللعلمین ﷺ کا معاملہ ہے۔

علاوہ ازیں داڑھی منڈوانا اور کترانا نہایت ہی گندے لوگوں کا طریقہ ہے۔

داڑھی منڈوں کی فہرست......

تاریخ اور اسلام کی کتابوں سے واضح طور پر ثابت ہے کہ داڑھی منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا مجموعی طور انگریزوں اور ہندوؤں اور مجوسیوں اور ہیجڑوں اور لوطیوں اور فاسقوں فاجروں کا طریقہ ہے۔

لوطی: داڑھی مونڈنے والے برا نہ منائیں۔ لوطیوں کا عمل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور رسول پاک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! دس باتیں ہیں۔ جن پر حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کیا گیا۔ اور میری امت ان میں ایک اور بات کا اضافہ کرے گی۔ من جملہ ان کے داڑھی کٹا کر (اسے حد شرع، قبضہ سے کم کرنا) اور مونچھیں بڑھانا

(رواہ ابن عساکر والجلال السیوطی فی جامع الصغیر روح البیان)۔

ہیجڑے اور انگریز: ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں۔ وقص اللحیۃ من صنع الاعاجم وھو الیوم شعار کثیر من المشرکین کا لافرنج والھنود و من الاخلاق لہ فی الدین من الطائفۃ القلندریۃ (المرقاۃ شرح المشکوۃ) ترجمہ: داڑھی منڈانا عجمیوں کا طریقہ

ہے۔ لیکن آج کل تو یہ بہت سے مشرکین کا شعار ہے۔ جیسے انگریز و ہنود اورے ایسے لوگ جنہیں دین میں کوئی حصہ نہیں جیسے قلندر یہ فرقہ۔

یہود و ہنود: در مختار میں۔ واما الاخذمنھا وھی دون ذلک کما فعلہ امغربۃ والمخنثۃ او لرجال فلم یبحہ احد والا خذ کلھا کما فعلہ الیھود و الھنود۔

ترجمہ: داڑھی کتروانا اور یہ مشت (قبضہ) سے کم ہے، جسے بعض انگریز اور ہیجڑے کرتے ہیں۔ یہ کسی کے نزدیک بھی مباح نہیں اور ساری داڑھی منڈوانا یہود وہنود کا کام ہے۔

مسلمانوں سوچو!

یہ صرف چند امور تمہیداً عرض کیے ہیں تا کہ مسلمان برادری بالخصوص سنی، صوفی، پیروں، فقیروں کے ماننے والوں کو عبرت کے لیے عرض کیا ہے کہ رواج سے قطع نظر غور فرمائیکہ جس اسلام سے ہماری عزت ہے۔ وہ ہمیں شرموحیاء کا احساس دلاتے ہوئے فرما رہا ہے کہ داڑھی منڈانا یا قبضہ سے کم رکھنا ایسے گندے اور کمینے لوگوں کا طریقہ ہے۔ جن کا نام لینے سے بھی تمہیں شرم آتی ہے۔ اگر وہی شکل وصور تمہاری ہوا سر اسلام تمہیں وہ القاب بخشے تو سوچ لیجے کہ اگر اس حالت میں مرے تو قبر میں تمہاری اس صورت میں ملائکہ تمہیں مسلمان کی شکل وصورت میں دیکھیں گے یا ہیجڑوں، لوطیوں، انگریزوں، یہودیوں اور ہندوؤں کی شکل وصورت میں۔ ویسے اسلام نے چند اور احکام بھی صادر فرمائے ہیں وہ بھی ذہن نشین فرمالیں۔

﴿داڑھی منڈا اسلام کی نظر میں﴾

مانا کہ داڑھی والا مہذب (جدید طبقہ)، ماڈرن انسان کی نظروں میں گر گیا ہے درست

ہے۔ لیکن میری گزارش صرف مسلمان برادری سے ہے کہ داڑھی والا جس قوم کی نظروں سے گر گیا ہے تو داڑھی منڈا اور کترانے والا، اللہ و رسول اور اسلام کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مسلمان کو کونسی عزت عزیز ہے یا ماڈرن لوگوں کی یا خدا جل جلالہ اور رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی۔

﴿فاسق و فاجر اور معلن و مجاہر﴾

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے ہر فسق کے مرتکب سے غصہ فرمایا ہے۔

لیکن داڑھی منڈے کو فاسق فاجر اور مُعلن و مجاہر جیسے القاب سے نوازا ہے یعنی وہ گناہگار ہے جس کے گناہ کا گواہ ہر وقت اپنا فعل ہے۔ اسی لئے نہ اس کی امامت قابل قدر ہے نہ اذان و اقامت بلکہ شرعاً یہ گواہی کے لائق بھی نہیں اور نہ ہی اس کی اپنی عبادت کسی شمار میں۔ سای لیے اپنی امت کے ساتھ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ خالفوا المشرکین و عفو اللحی و احفوا الشوارب. ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو، اس طرح کہ داڑھیاں لٹکاؤ اور مونچھیں پست رکھو۔ (بخاری) اور دوسری روایت میں ہے۔ احفو الشوارب و اعفوا اللحی ولا تشبھوا بلیھود. ترجمہ: مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔ (جامع صغیر)

فائدہ: یہاں سوچنے کا مقام ہے کہ داڑھی منڈانا یا چھوٹی کرانا یہودیوں و دیگر غلط لوگوں سے مشابہت کا حکم فرمایا۔ دوسری حدیث میں فرمایا ہے۔ من تشبه بقوم فهو منهم. جو کسی قوم سے مشابہت کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔

﴿امام نہ بناؤ﴾

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں وہ فاسق معلن ہے اور اما کرنا گناہ ہے اور اس

کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ غنیہ میں ہے لو قدموا افاسقا یاثمون ترجمہ: اگر لوگ فاسق کو امام بنائیں گے تو گنہگار ہوں گے (فتاوی رضویہ جلد ۳) حدیث شریف میں ہے کہ اپنی نمازوں کے لیئے پسندیدہ امام بناؤ۔

﴿اپنی نمازوں کی خیر مناؤ﴾

پہلے عرض کیا گیا ہے کہ داڑھی منڈا اور کترانے والا اسلام میں فاسق (معلن) ہے۔

اس لئے اس کی نماز میں اس بدفعلی سے کراہت آتی ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔ داڑھی منڈانا کترانا فسق ہے اور فسق سے متلبس ہوکر، بلاتوبہ نماز پڑھنا باعث کراہت نماز ہے۔ جیسے ریشمی کپڑے پہن کر یا صرف پاجامہ پہن کر (فتاوی رضویہ جلد ۳ صفحہ ۷۰)

ثابت ہوا: کہ ایک مشت سے کم کترانے اور منڈانے کا حکم اتنا سخت ہے کہ داڑھی کترانے والا تنہا نماز ادا کرے، تب بھی اس فسق و جرم قبیح کے باعث اس کی نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اسی طرح ایسے شخص کی اذان بھی مکروہ و قابلِ اعادہ ہے۔ لیکن مسلمان ہوکر ماننا بھی نہیں الٹا ضد کرنے سے مزید مجرم بنتا ہے۔ ازاں بدتر داڑھی منڈانے اور کترانے سے نماز میں کراہت پیدا ہوتی ہے اسی طرح ہر نیک عمل روزہ اور حج وغیرہ میں بھی کراہت ثابت ہوگی۔

﴿سیاہ خضاب﴾

داڑھی میں سفید بال نور الٰہی ہے اللہ تعالیٰ سفید بالوں والے سے پیار کرتا ہے لیکن عوام و خواص اس مرض میں مبتلا ہیں کہ سفید بالوں کو سیاہ کرتے ہیں۔ خالص سیاہی پیدا کرنے والا خضاب داڑھی یا سر کے بالوں میں استعمال کرنا شرعاً ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔ سنن ابی داؤد و نسائی و مشکوۃ

شریف وغیرہ کتب احادیث مبارکہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہو
گی جو اس سیاہی سے خضاب کرے گی تو کبوتروں کے پوٹوں کی طرح ان کے بال سیاہ ہوں گے۔ یہ لوگ
جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔ اور شیخ عبدالحق مسئلہ خضاب کی تحقیق میں فرماتے ہیں۔ وبالجملہ
خضاب بحناء باتفاق جائز است و مختار درسواد حرمت ست و کرهت. ترجمہ:
مہندی سے بال رنگنا باتفاق جائز اور مختار قول میں سیاہی سے رنگنا مکروہ تحریمہ ہے (اشعة اللمعات)

﴿فتاوائے علمائے کرام﴾

داڑھی مشت سے کم والے امام کے پیچھے نماز کی کراہت میں کسی فرقہ (سوائے
مودودی) اختلاف نہیں۔ بلکہ دیوبندی فرقہ کے بیسیوں رسائل اس موضوع پر شائع ہو چکے ہیں۔
اہلسنت کے رسائل وتصانیف بھی بکثرت موجود ہیں۔ فقیر اپنے چند مشاہیر کے فتاویٰ عرض کرتا ہے
تاکہ مسلمان داڑھی منڈانے اور کترانے کے گناہ کبیرہ اور ایسے حرام فعل سے بچ جائیں۔

(۱) فتویٰ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد برحق قدس سرہٗ: جو قرأت غلط پڑھتا ہو جس سے معنی فاسد
ہوں، یا وضو وغسل صحیح نہ کرتا ہو، یا ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے
اور جس کی گمراہی حد کفر تک نہ پہنچی ہو ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمہ مکروہ ہے کہ انہیں امام
بنانا حرام، اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب ہے۔ اور نہیں کے
قریب ہے۔ فاسق معلن مثلاً داڑھی منڈا خشخشی رکھنے والا یا کترواکر حد شرع سے کم
کرنے والا یا کندھوں سے نیچے عورتوں کے سے بال رکھے یا سود خور یا ناچ دیکھنے والا، ان کے
پیچھے بھی نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (احکام شریعت مسئلہ نمبر ۵۲ صفحہ ۷۲)

(۲) فتویٰ صدر الافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہٗ: داڑھی رکھنا شعائر
اسلام اور اس کا کٹانا قدر قبضہ پہنچنے سے قبل حرام۔ بخاری شریف، ترمذی شریف نسائی شریف ابن
ماجہ شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور اقدس علیہ
السلام نے ارشاد فرمایا خالفوا المشرکین احفوا الشوارب اعفوا اللحی. ترجمہ: یعنی
مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

ایک اور حدیث مسلم شریف میں بدیں الفاظ وارد ہے: ان رسول للہ ﷺ امرنا
حجاء الشوارب واعفا للحیہ. ترجمہ: حضور انور علیہ السلام نے مونچھیں پست کرنے اور
داڑھی بڑھانے کا امر فرمایا۔

احیاء العلوم میں ردّ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن ابی اللیلی
قاضی المدینة شهادہ من کان ینتف لحیة. یعنی حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی
اللہ عنہ اور قاضی مدینہ ابن ابی لیلیٰ دونوں پیشوایانِ اسلام نے داڑھی چننے والے کی شہادت
(گواہی) رد فرمادی۔

نیز اسی میں ہے شهد رجل عند عمر بن عبد العزیز بشهادة و کان لحیة
و شادة. حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے گواہی دی اور داڑھی کچھ چنا
کرتا تھا، حضرت خلیفہ نے اس کی شہادت رد فرمادی۔ درمختار میں ہے۔ یحرم علی الرجل
قطع لحیة (مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے) جب ثابت ہوگیا کہ داڑھی ایک مشت سے کم کتروانا یا
منڈوانا ممنوع ہے۔ تو اس کا عامل اور مُصر (اصرار کرنے والا) فاسق ہوا اور فاسق کی امامت مکروہ

ہے کما فی عامة المتون والشروح ولفتاوی من کراھة امامة الفاسق. خلاصہ یہ ہے کہ داڑھی منڈا فاسق ہے اور ہر فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔فان فی تقدمہ تعظیمہ و قد وجب علینا اھانہ شرعاً فی ردالمختار. لیکن اس کے پیچھے نماز بکراہت ہوجاتی ہے اور وہابی، بے دین، منکر ضروریات دین خارج از اسلام ہے۔اس کے پیچھے کسی طرح بھی نماز نہیں ہوتی، بلکہ اس کو امام بنانا شریعت کی نافرمانی اور سخت جرم ہے۔حدیث شریف میں صلو اخلف کل برو فاجر آیا ہے۔اس لئے اس حدیث سے وہابی کی امامت پر استدلال باطل ہے۔

ایسا امام جو داڑھی منڈوانے یا کتروانے والا ہو وہ فاسق و معلن ہے اور فاسق معلن کی امامت مکروہ تحریمی ہے جس کا اعادہ واجب ہے۔جو حافظ، عالم یا پیر داڑھی منڈوا کر یا کتروا کر نماز پڑھائے سخت گناہ گار ہے اور لوگوں کی نماز کا وبال ان کے سر پر رہے گا۔(اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے)۔

(۳) فتویٰ صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب قدس سرہٗ: بہار شریعت میں بھی یہی ہے۔تفصیل آپ کے فتاویٰ امجدیہ میں ہے۔

(۴) حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد لائل پوری قدس سرہٗ کا فتویٰ بھی یہی ہے رسالہ کے اختصار کے پیش نظر فتویٰ نقل نہیں کیا گیا۔

(۵) حضرت علامہ سراج الفقہاء قدس سرہ خانپور ضلع رحیم یار خان کا بھی فتویٰ یونہی تھا۔آپ کے فتاویٰ سراج الفقہاء قلمی میں تفصیل موجود ہے۔

(۶) فتویٰ حضرت علامہ سید ابوالبرکات شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

الاستفتاء: ایک امام مسجد صاحب عالم علوم تفسیر وحدیث، فقہ اصول وغیرہ ہونے کے علاوہ حافظ قرآن

کریم بھی ہیں۔ان کی موجودگی کے باوجود ایک نوجوان سُت وہ ریش نماز تراویح پڑھاتا ہے۔کیا بلا عذر وضرورتِ شرعی داڑھی منڈے کے پیچھے نماز پڑھی جائے؟ اور حالانکہ امام مسجد اوصاف بالا سے متصف بھی صحیح وسلامت موجود ہو؟ بینوا توجروا۔(فقیر حبیب اللہ عفی عنہ لاہور)

الجواب واللہ سبحٰنہٗ الموفق للصواب: اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الحَقَّ حَقًّا وَالْبَاطِلَ باطِلاً بلاشبہ داڑھی منڈے یا کترے کے پیچھے خواہ فرض ہو یا سنت تراویح وغیرہ مکروہ و ممنوع ولازم الحتراز ہے۔ مذکورہ الصدر اشخاص کو باختیار خود امام کرنا تو ہر گز کسی محب سنت و کارہ بدعت کا کام نہیں اور جہاں وہ امام ہوں اور منع پر قدرت نہ تو چاہیئے کہ دوسری مسجد میں امام متبع سنت کی اقتداء کرے۔حتیٰ کہ جمعہ میں بھی جب کہ اور جگہ مل سکے۔امام محقق ابن الہمام فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں یَکرَہُ فِی الْجُمُعَةِ اِذَا تَعَدَّدَتْ اِمَا مَتُھَا فِی الْمِصْرِ عَلٰی قَوْلِ مُحَمَّدِ الْمُفْتیٰ بِہٖ لاَنَّہٗ بِسَبِیْلٍ عَلَی التَّحَوُّل. اور اگر بمجبوری ان کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو کا ئیں نماز پھیر لے اگرچہ وقت جا تا رہا ہو۔اور مدت گزر چکی ہو۔کما حققہ المولی الفاضل سیدی امین الدین محمد بن عابدین الشامی فی ردالمختار. فقیر حقیر غفرلہٗ المولیٰ القدیر اس حکم کو چند دلیلوں سے روشن کرتا ہے وباللہ التوفیق۔یہ تو خود واضح اور دلائل آئندہ سے لائح الامس ہے۔کہ داڑھی منڈے اور کترے فاسق و فاجر بدعتی ہیں اور اس کا مخالف سنت ہونا اظھر من الشمس وابین من الامس ہے اور اہل بدعت و فسق کی نسبت تمام کتب فقہ، متون وشروح وفتاویٰ میں صریح تصریحیں موجود ہیں کہ ان کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور تحقیق یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے (یعنی حرام کے مقارب، گناہ کی جالب اعادۂ نماز کی موجب ہے) علماء فرماتے ہیں نماز اعظم شعائر دین ہے۔اور مبتدع و

فاسق کی توہین شرعاً واجب اور امامت میں اس کی توقیر و تعظیم علیٰ وجہ الکمال موجود جو مقصود شرع سے بالکل مجانب ہے۔ طبرانی کبیر میں عبداللہ بن بسر سے موصولاً اور بیہقی شعب الایمان میں ابراہیم بن میسرہ مکی مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ من وقر صاب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام . یعنی جس نے کسی بدعتی کو توقیر کی اس نے دینِ اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔ اور ظاہر ہے کہ امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو۔

حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ. یعنی امام اس لئے مقرر ہوا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ (رواہ الائمة الحمد والبحاری مسلم وغیرهم)۔ اور حدیث میں ہے حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں اِذَامُدِحَ الْفَاسِقُ غَضَبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِکَ الْعَرْشِ. یعنی جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب تبارک تعالیٰ غضب فرماتا اور اس کے سبب عرش ہل جاتا اور امام عبدالعزیز منذری ذکی الدین نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک ترہیب اس بارے میں لکھی ہے کہ فاسق یا بدعتی کو سردار وغیرہ کلمات تعظیم سے یاد نہ کیا جائے۔ خث قال الترهيب من قوله لفاسق او متبدع یا سیدی ونحوها من الکمات الدالة علی التعظیم . پھر اس میں حدیث بریدہ کی نقل کی کہ حضور سید عالم فرماتے ہیں۔ لا تقولو اللمنافق یا سیدنا فانه ان یکن سید فقد اسخطتم ربکم عزوجل . یعنی منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو اور اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بے شک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ (رواہ ابو دائود و النسائی باسناد صحیح)۔ سبحان اللہ! جب فاسق و بدعتی کی زبانی تعریف کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقۃً امام و سردار بنانا اور آپ اس

کے تابع و پیرو بننا معاذ اللہ کیوں موجب غضب نہ ہوگا؟ اور بے شک جو جاب موجب غضب رحمٰن ہو اس کا ادنیٰ درجہ کراہت تحریم ہے۔

ابنِ ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں لایَؤُمَّ فاجر مومنا الایقهره بسلطنه تخاف سبقه اوسوطه. یعنی ہرگز کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اس کو بزورِ سلطنت مجبور کر دے کہ اس کی تلوار یا کوڑے کا ڈر ہو۔ ابن شاہین نے کتاب الافراد میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ تقربو الی اللہ ببغض اهل المعاصی والقوهم بوجه مکفهره والتمسو رضا اللہ بسخطهم وتقربو الی اللہ بالتباعد عنهم. یعنی اللہ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے اور ان سے ترش رو ہو کر ملو اور اللہ کی رضامندی ان کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔ علامہ ابراہیم حلبی نے تصریح فرمائی کہ فاسق و مبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک اور احمد کی ایک روایت میں تو ان کے پیچھے نماز بالکل ہوتی ہی نہیں جیسے کافر کے پیچھے نہیں ہوتی۔ شرح صغیر منیہ میں ہے کہ مکرہ تقدیم الفاسق کراهة تحریم وعند مالک لا یجوز تقدیم وهو روایت عن احمد هکذا المبتدع علامہ طحاوی حاشیہ در مختار. میں فاسق و بدمذہب کے پیچھے نماز کے بارے تحریر فرمایا الکرهة فیه تحریمیة علی ماسبق اور اسی طرح امام علامہ زیلعی نے تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، اور علامہ حسن شرنبلالی نے شرح نور الایضاح اور علامہ ابوالسعود نے

حاشیہ مراقی الفلاح میں ارشاد فرمایا اور یہی ہے فتاوی حجۃ کا مفاد اور تعلیل مشائخ کرام سے مستفادہ۔ یہاں تک علماء نے تصریح میں ارشاد فرمائی ہے کہ اگر غلام یا گنوارہ یا اندھا صرای علم میں افضل ہو تو ان کو امام بنایا جاسکتا ہے مگر فاسق یعنی داڑھی منڈایا کترا اگرچہ سب سے زیادہ علم والا ہو امام ہرگز نہ بنایا جائے کیونکہ امام بنانے میں اس کی عظمت ہے اور شرعاً وہ مستحق اہانت ہے محض امداد الفتاح میں ہے۔ امامة الفاسق العالم لعدم اهتمامه بالدين فتجب اهانته شرعا فلا يعظم بتقديمه للامامة و اذ تعذر منعه ينتقل عنه الى غير مسجد للجميعة و غيرها. سیدی احمد مصری اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ قوله فتجب اهانته شرعا فه تعظمه تقديمه و قد و جب عليهم شرعاً ومفاد هذا كره فى تقديمه. علامہ محقق حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں۔ لو قدموا فاسقا ياثمون بنا على ان كرامة تقديمة كراهة تحريم لعدم اعتنا ه بامر دينه و تساهله فى الاتيان بلوا فلا يعدمنه الاحلال ببعض شروط الصلوة و فعل مافيا فيها بل هو الغالب بالنظر الى نسقة ولد لم نجزا الصلوة خلفه اصلاعند مالک و رواية احمد خلاصه. ترجمہ: عبارات مذکورۃ الصدر کا یہ ہے کہ فاسق (جیسے داڑھی منڈے کترے) کو کسی نماز میں امام بنانا جائز نہیں ہے۔ بلکہ مکروہ تحریمی کے قریب ہے۔ جو ان کو خوف جان وفتنہ بنائے جو ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ سخت گناہ گار مورد غضب جبار و مستحق عذاب نار نار کا ہوگا اور جو نمازیں داڑھی منڈوں اور کتروں کے پیچھے لاعلمی اور بے خبری میں یا اس کے خوف حکومت سے پڑھی گئیں ان کا اعادہ یعنی از سر نو پڑھنا واجب

کہ بالوٹائے چھٹکارا نہیں، اور داڑھی منڈے کترے اگرچہ سید، حافظ، قاری، عالم ہوں عالم فاضل ہونے سے وہ ہرگز مستحق امامت نہیں ہو سکتے۔ پھر خواہ نماز پنجگانہ میں امام مقرر کیے جائیں یا تراویح یا نماز جنازہ وغیرہ میں۔ بہرحال فاسق کی مقدمات دنیوی میں بھی شہادت معتبر نہیں تو بارگاہ الٰہی میں داڑھی منڈا یا کترا کس طرح ہمارا سردار یا گواہ بن سکتا ہے۔ اور کسی مسجد میں امام داڑھی منڈا یا کترا ہو تو دوسری مسجد میں چلا جائے۔

حررة العبد الراجى رحمة رب القوى

ابولبرکات سید احمد مدظله

ناظم اعلی دارالعلوم حزب الاحناف لاهور پاکستان

(۷) حکیم الامۃ حضرت مولانا مفتی احمد یار کا فتویٰ بھی یہی ہے ملاحظہ ہو فتاوی نعیمیہ۔

(۸) فتویٰ حضرت علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ:

سوال: داڑھی منڈانے اور چھوٹی والے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں، جبکہ وہ امام کی صورت میں ہو حالانکہ وہ پرہیزگار اور علم جاننے والا ہو اور کسی قسم کی برائی اس میں نہ ہو۔

جواب: داڑھی منڈانے والا فاسق ہے اور فاسق کی اقتداء مکروہ تحریمی ہے داڑھی منڈانے والا کیسے پرہیزگار ہے یہی ایک برائی کیا تھوڑی ہے کہ اور کوئی برائی نہیں۔ امام کے لیے تو مقتدیوں سے اعلم واورع ہونا لازم ہے۔ حدیث ہے اجعلو ائمتكم خياركم الحديث (والله اعلم).

محمد شریف کوٹلوی

''الفقیہ'' امرتسر ۷ مارچ ۱۹۳۹

(۹) فتویٰ غزالی زماں قدس سرہٗ: داڑھی اگر قبضے سے کم ہو تو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ جس کا لوٹانا واجب ہے۔ بہار شریعت میں یہ مسئلہ تفصیل سے مرقوم ہے اور ردالمحتار باب الائمہ میں بھی موجود ہے۔

حضرت علامہ شاہ سید احمد سعید کاظمی۔

(۱۰) فقیہ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد نور اللہ بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی یونہی ہے۔ رسالہ کے اختصار کے پیش نظر عبارت نقل نہیں کی گئی آپ کے فتاویٰ نوری شریف میں تفصیل موجود ہے۔

﴿متفقہ فیصلہ﴾

یہ مسئلہ اختلافی نہیں اجمعی ہے۔ علمائے عرب و عجم اہلسنّت وغیرہم، یہاں تک دیوبندی فرقہ کے اکابر و اصاغر سب متفق ہیں۔ فقیر نے چند نمونے لکھے ہیں۔ تمام علمائے کرام کے فتویٰ نہیں صرف اسماء مبارکہ بھی لکھوں تو ضخیم کتاب ہو جائے گی۔ اس لیے اس میں شک کی گنجائش نہیں۔ لیکن داڑھی منڈانا چہرہ کی زیبائش تصور میں آگئی ہے اور داڑھی موڈنے والے بڑے لوگ ہیں۔ ان میں پیر صاحبان بھی شامل ہیں (یا قبضہ سے کم کرنے والے) اسی لیے عوام کے ذہنوں سے داڑھی کی قدر و منزلت ختم ہو گئی ہے اگر خدا کرے یہ سرمایہ دار اور پیر حضرات داڑھی بڑھانا شعار بنالیں تو عوام میں بھی شعور پیدا ہو جائے گا۔ بہر حال فتاویٰ کے اعتبار سے بقدر ضرورت اوپر مذکور ہوئے ذیل میں زندہ علماء میں چند زندہ بزرگوں کی تحریریں شامل کی جاتی ہیں تاکہ ٹیڈی مجتہدین سے متاثر ہو کر کوئی صالحین کے فتویٰ کو فرسودہ سمجھ کر شرعی فیصلہ کیخلاف عمل نہ کریں۔

فتویٰ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہٗ گوجرانوالہ

سوال: داڑھی منڈانے کترانے والے کی اذان، اقامت و جماعت کا شرعاً کیا حکم ہے۔ جو شخص عالم حافظ یا سید کہلانے کے باوجود اس فعل کا مرتکب ہو گیا اس سلسلہ میں اس کے ساتھ رعایت برتی جائے یا نہیں؟

جواب: حضرت مولانا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ایک قبضہ یعنی مٹھی بھر داڑھی رکھنا شرعاً واجب ہے۔ ایک مشت سے کم رکھنا یا منڈانا ناجائز و حرام ہے اور اس حرام کام پر اصرار و بار بار کا ارتکاب گناہ کبیرہ ہے۔ جس کا مرتکب اصطلاح شریعت میں فاسق کہلاتا ہے اور فاسق کی اذان و شہادت اقامت و امامت چونکہ شرعاً صحیح درست نہیں ہے۔ اس لیے امام و مؤذن صحیح العقیدہ سنّی پرہیزگار اور متبع شریعت و سنّت ہونا چاہیئے، بہار شریعت حصہ سوم میں درمختار کے حوالہ سے ہے فاسق اگرچہ عالم ہو، اس کی اذان مکروہ اور قابل اعادہ ہے اور اقامت چونکہ اذان کی بہ نسبت زیادہ موکدہ ہے۔ اس لیے فاسق کی اقامت بدرجہ اولیٰ مکروہ ہو گی جو لوگ بھی داڑھی منڈانے کترانے یا کسی اور فاسقانہ فعل کے مرتکب ہوں ان سب کے متعلق شرعی حکم وہی ہے جو بیان ہوا۔ جب تک فاسق فسق سے توبہ نہ کرے اور فاسقانہ افعال سے باز نہ آئے۔ مولانا، حافظ سید کہلانے کے باوجود شرع کے حکم میں اس کے ساتھ کوئی رعایت نہ ہو گی۔ (رضائے مصطفیٰ) ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ۔

فتویٰ مفتی بریلی شریف

سوال: داڑھی منڈے کترے کی شہادت عدالت اسلامیہ میں قبول ہو گی یا نہیں۔

جواب: مولانا محمد اعظم صاحب مفتی اعظم دارالعلوم مظہر الاسلام بریلی شریف فرماتے ہیں: داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ داڑھی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا

ہے۔ کہ جو شخص نماز باجماعت وغیرہ ودیگر احکام شرعیہ کا پابند ہو اور ناجائز امور سے پرہیز رکھتا ہو۔
لیکن بایں ہمہ داڑھی منڈاتا یا کترتاتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ اس کی شہادت مردود
اور خود فاسق معلن ہے۔

انتباہ: ہمارے مسلمان داڑھی کی اہمیت نہ سمجھتے ہوئے داڑھی والے سے مذاق کرتے ہیں
انہیں معلوم نہیں کہ داڑھی سے مذاق کا کتنا گناہ ہے۔

﴿یاد رکھیے﴾

قبضہ بھر داڑھی شعائر اسلام سے ہے اور شعائر اسلام سے مذاق شرعاً حرام ہے۔ اور
موجب خسارۂ دین وایمان اور گناہ ہے اس کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

فتویٰ مولانا شریف الحق محدث ومفتی انڈیا مدظلہٗ

محلہ کی مسجد کے امام صاحب نے داڑھی کے وجوب وفضائل پر تقریر کی تو زید نے اپنے
اثر ورسوخ سے امام صاحب کی نوکری ختم کرادی۔

جواب: ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے۔ جو داڑھی منڈواتا ہے یا کترواکر ایک مشت سے
کم کرتا ہے وہ فاسق معلن ہے۔ حدیث ہے احفوا الشوارب و اعفوا اللحیۃ. مونچھیں پست
کراؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔ درمختار میں ہے۔ یحرم علی الرجل قطع الحیۃ. یعنی مرد کو داڑھی
کٹانا حرام ہے۔ فتح القدیر میں ہے۔ امام الاخذمنھا وھی دون ذلک فلم یبح احد.
ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا ناجائز ہے۔ جس امام نے داڑھی کی فضیلت پر تقریر کی' اس کو جس
شخص نے اپنے اثر ورسوخ سے کام لے کر امامت سے الگ کرایا' وہ ایک نہیں کئی گناہ کا مرتکب ہوا
حکم شرعی بتانے پر امام سے بغض رکھا اور حکم شرعی بتانے پر امامت سے علیحدہ کیا اور بلاوجہ شرعی امام

کو مسجد سے علیحدہ کیا اور بلاوجہ شرعی امام کو مسجد سے علیحدہ کرنا ناجائز ہے۔ درمختار میں ہے۔ ولا
یعزل صاحبه وظیفه بغیر جنحة. اس لیے یہ شخص بھی انہی وجوہ پر فاسق ہوا۔

(۱) اب رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۔ اویسی غفرلہٗ۔

داڑھی منڈوانے اور کتوانے والے پیر صاحبان
نہ صرف امامت بلکہ بیعت بھی ناجائز ہے فقیر کا فتویٰ حاضر ہے۔

سوال: داڑھی منڈے اور داڑھی کتے حافظ یا مولوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ ایسے
ہی داڑھی منڈے اور داڑھی کترے پیر کی بیعت کیسی ہے۔

جواب: داڑھی کا بڑھانا سنن انبیاء علیہم السلام میں سے ہے۔ جس کی شہادت قرآن پاک میں
ہے سیدنا ہارون سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام کو عرض کرتے ہیں۔
لا تاخذ بلحیتی. یعنی میرے بھائی میری داڑھی مت پکڑو اور سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر
عیسیٰ روح اللہ تک کسی نبی علیہ السلام کے متعلق داڑھی نہ ہونے کی روایت نہیں ملے گی۔ بلکہ تاریخ
شاہد ہے کہ نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں یہ محبوب سنت میں شمار ہوتی ہے۔ لیکن افسوس آج کل کا کلمہ
گو مسلم اسلام کی روش پیٹھ کے پیچھے ڈال کر نصرانیوں کی سیرت وصورت کا فریفتہ ہوتا جارہا ہے۔
سے شاید ذیل کی حدیث معلوم نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کل رجل مع قوم
یعملون عمله . (البدور صفحہ ۲۹) داڑھی منڈوانے والے کو افسوس تو اس وقت گزرے گا جبکہ وہ
نصرانیوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

داڑھی کٹوانے سے غالباً زیب زینت کا اضافہ مقصود ہوتا ہے۔ لیکن اگر ذرا عقل سے کام لیا جائے تو
بات واضح ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پیدا فرمایا اور اس بڑے بڑے حسین وجمیل لوگ پیدا
کیے۔ اور سیدنا یوسف علیہ السلام بھی اپنے حسن وجمال میں یکتا ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عالم علوی و

سفلی میں اور عالم دنیا و عقبیٰ میں مدنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنا محبوب چنا اور یہ انتخاب نہ صرف سیرت سے ہے بلکہ صورت سے بھی ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ ان کی زلفوں کی قسم یاد فرمائی، چہرے کی آنکھ، اور ناک کی بلکہ جسم واطہر اور ابرو کی۔ اب اندازہ لگایئے کہ جس صورت وشکل کو خداوند قدوس منتخب فرمائے وہی زیادہ حسین ہے یا نصرانیوں کی۔

(۳) بہذا اگر اسلامی روایات ہمارے مسلم بھائی کو یاد ہوتیں تو اتنا سنگین جرم نہ کرتا کیونکہ نصرانی حسن وجمال کو بڑھانے کیلئے داڑھی نہیں منڈواتے وہ تو صرف اسی لیے کہ آقائے نامدار ﷺ سے مخالفت ہو اگر یقین نہ ہو۔ تو ان کے عادات واطوار کو دیکھئے کھانے میں ہمارے خلاف، پینے میں، بیٹھنے میں ہمارے خلاف بلکہ میں نہایت ادب اور وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ وہ ہماری ہر روایت و ادا کے نہ صرف مخالف ہیں بلکہ اسلامی روایت کو مٹانے کے لیے ہر وقت تلے ہوئے ہیں۔

(۴) کاش اسلام کا مدعی سکھوں سے عبت پکڑتا کہ جب سے ان کو گورونانک نے حکم دیا کہ اب حرام ہے کہ ایک بال بھی کاٹنے دیں بچپن سے لے مرنے تک اور سر سے لے پاؤں تک اپنے بالوں کو جان سے زیادہ حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اہل اسلام کو صرف داڑھی اور وہ بھی ایک حد تک کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس کا صفایا کرتا ہے بلکہ آج کل تو الٹا داڑھی کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔

مختصر یہ کہ داڑھی رکھنا سنتِ مصطفیٰ ﷺ اور منڈوانا یا ایک مشت سے کم رکھنا حرام (درمختار) اور داڑھی کو سنت سے کم کرنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ واجب الاعادہ یعنی اگر داڑھی منڈے یا ایک با کم کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھی تو قیامت میں مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ شرع کا قاعدہ ہے کہ داڑھی منڈوانا سخت گناہ ہے اور یہ ایسا گناہ ہے کہ جسے چھپایا نہیں جاسکتا اور ایسے گناہ کرنے والے کو شرع فاسق مجاہر کے نام سے موسوم کرتی ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ جیسا کہ تمام فقہ کی کتابوں

منیۃ المصلی سے لے کر شامی تک تمام متون اور فتاویٰ کی کتابوں میں صراحۃً موجود ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور حدیث صلوا خلف کل برو فاجر نہایت ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔ جیسا کہ اصول حدیث کے واقفین وماہرین سے مخفی نہیں علاوہ ازیں اس سے صرف جواز ثابت ہوتا ہے اور جواز کا مطلب ظاہر ہے کہ فاسق کی پیچھے نماز کی فرضیت ٹل گئی۔ اور بس وہ بھی بوجہ مجبوری جواز کا فتویٰ ہے نہ کہ خواہ مخواہ فاسق کو امام بنانا اور اپنی نمازیں ضائع کرنا ہے۔ جب صرج نماز کی اقتداء داڑھی کترے کے پیچھے مکروہ تحریمی یعنی حرام ہے۔ تو پھر ایسے فاسق وفاجر کی پیری ومریدی کیسے جائز ہوسکتی ہے جب کہ پیر رسول اللہ ﷺ کا نائب ہوتا ہے اور حقیقی نائب رسول ﷺ کا وہی ہوسکتا ہے جو آپ ﷺ کی پیروی کرتا ہے ورنہ

انکہ خود گمست چرا رہبری کند

جو خود گمراہ ہے اور دوسروں کی خاک رہبری کرے گا

اسی لیے داڑھی منڈے اور داڑھی کترے پیر کا مرید ہونا گناہ ہے۔ اگر غلطی سے مرید ہوگیا۔ تو ایسی بیعت توڑ کر صاحب شریعت اور سنی العقیدہ کو پیر ومرشد بنانا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ (جل جلالہ و ﷺ) اعلم بالصواب۔

(محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۔ ۲۳ رجب ۱۳۸۹ھ)

آخری گزارش

مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے اس شعارِ اسلام (داڑھی) کی قدر کرے خود نہیں عمل کرسکتا تو دوسروں پر بہتان نہ تراشے ورنہ کل قیامت میں اس کے سخت گناہ کی وجہ سے دوزخ میں جانا پڑا تو کیا کرو گے۔ وما علینا الاالبلاغ۔

اپیل

چونکہ دور حاضرہ میں پروفیسر، ڈاکٹر وکلاء قسم کے لوگ اجتہاد کرنے لگ گئے ہیں اور وہ اپنے اجتہاد سے زمانہ کی رو میں بہہ جاتے ہیں جدھر عوام کی سہولت دیکھتے ہیں' قرآن وحدیث کا رخ ادھر پھیر دیتے ہیں اور اسلاف صالحین کی تحقیق کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ روکنے والوں کو دقیانوسی اور پرانی تہذیب کے لوگ کہہ کر نا معلوم کیا سے کیا کہہ دیتے ہیں۔ اہلِ اسلام سے اپیل ہے کہ فلاح و بہبود اسلاف کے دامن پکڑنے میں ہے۔ اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ عوام تک پہونچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی

۱۴۲۱ھ بہاولپور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و تسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! دشمنانِ اسلام نے اسلام کے ہر مسئلہ کا مذاق اڑایا لیکن داڑھی کے معاملہ میں وہ تنہا نہیں رہے ان کے ساتھ لاشعوری طور میں بعض مسلمان بھی شامل ہو گئے، اور دور حاضرہ میں مزید داڑھی ظلم وستم کی زد میں ہے کہ بعض پیر وفقیر اور بعض مولوی اور لیڈر بھی داڑھی کا مذاق اڑانے لگ گئے ہیں اور ٹیڈی مجتہد اس کی اہمیت گھٹانے میں ان سے دو قدم بڑھ گئے ہیں۔ حالانکہ تمام مسلمان جانتے ہیں کہ داڑھی شعارِ اسلام سے ہے اور شعائرِ اسلام ایک عظیم المرتبہ شے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صفا و مروہ کو شعائر بتایا ہے وہ صرف پہاڑیاں ہیں، اور یہ داڑھی شعائر چہرۂ مصطفیٰ ﷺ سے تعلق رکھتا ہے جسے والضحیٰ کہہ کر خالقِ کائنات عزوجل نے قسم یاد فرمائی۔ داڑھی پر پھبتیاں اڑانے والوں کو ہم کیا کہہ سکتے ہیں ہمیں تو ان کو مسلمان کہتے بھی شرم آتی ہے کہ جب وہ خدا جل جلالہٗ اور رسول ﷺ کو مانتے ہیں تو پھر ان کے ساتھ بغاوت کیوں۔ پھر داڑھی مشت بھر رکھنے کے وجوب پر انبیاء علیہم السلام کی جملہ شریعتوں سے لے کر چودہ سو سال تک اتفاق چلا آرہا تھا اس سے کم کے متعلق کسی نے بھی کچھ نہ کہا لیکن چودھویں صدی میں ایک لیڈر نے آواز اٹھائی تو بعض جدت پسندوں نے اسے حق سمجھ لیا حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اہل حق کے راستے کو چھوڑ کر اپنا رخ تبدیل کرنے والا جہنم میں جائے گا۔ اب مسلمان بھائی چاہے تو انبیاء علیہم السلام اور جملہ اہلِ حق کی بات مانے یا ایک لیڈر کی جس کا رخ اصلی سمت سے مڑا ہوا ہے۔

آج داڑھی سے نفرت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ نوے فیصد یہ سنت مردہ ہو چکی ہے اسے زندہ کرنا یعنی رکھنا سو شہیدوں کا ثواب حاصل کرنا ہے۔ فقیر اویسی غفرلہٗ نے اس موضوع پر

ایک کتاب "نعمة المنعم فی لحیة المسلم" لکھی لیکن جب دیکھا کہ دورِ حاضرہ کا معروف مسلمان طویل مضامین پڑھنے سے گھبراتا ہے تو مختصر کر کے اس کا نام "اسلامی داڑھی" منتخب کیا۔
اس میں داڑھی رکھنے کے فضائل وفوائد کے ساتھ زوردار دلائل سے ثبوت پیش کیا ہے کہ مٹھی بھر سے کم داڑھی والا فاسق وفاجر بلکہ مجاہر (کھلم کھلا گناہ کرنے والا) ہے لہٰذا اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اگر پڑھ لی جائے تو اس کا لوٹانا واجب ہے اور داڑھی منڈانے والا تو اس سے بھی اور زیادہ مجرم ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ گناہ شیر مادر سے بی زیادہ لذیذ ہو گیا ہے۔ حالانکہ فقہاء کرام نے فرمایا کہ داڑھی منڈوانا اور کم کرنا ناک اور کان کٹوانے کی طرح ہے۔ (ہدایہ) صرف فرق اتنا ہے کہ ناک اور کان کٹنے سے انسان نفرت کرتا ہے اور داڑھی منڈوانے اور کم کرنے والے سے خدا جل جلالہٗ اور رسول ﷺ نفرت کرتے ہیں۔ اسے ذی ہوش شخص ہی سمجھ سکتا ہے کہ وہ داڑھی منڈوا کر یا چھوٹی رکھا کر کون سا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ بڑے دکھ کی بات تو یہ ہے کہ یہ بڑا عیب ہمارے مشائخ کرام اور علمائے عظام کے جانشینوں میں بہت زیادہ پھیل گیا ہے۔

فقیر اویسی غفرلہٗ کی ان کشتی بانوں سے اپیل ہے کہ خدارا امتِ مصطفویہ ﷺ کے حال پر رحم کھا کر داڑھی شریعت کے مطابق رکھ لیجئے یا یہ مقدس گدیاں چھوڑ دیجئے تاکہ عوام دھوکہ نہ کھائیں۔

وماعلینا الاالبلاغ المبین

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ واصحابہ واھل بیتہ

و اولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین

باب نمبر1

﴿قرآن واحادیث واقوالِ فقہاء......﴾

قرآن واحادیث میں داڑھی کی اہمیت کے علاوہ ائمہ عظام وفقہاء کرام کا اجماع ہے کہ داڑھی قبضہ (مٹھی بھر) واجب ہے اس کے آگے بڑھانا مباح اور کم کرنا گناہ کبیرہ اور منڈوانا نہ مُثلہ (عضو کاٹنا) یعنی خود کو عیب دار کرنا ہے۔ (فتح القدیر، درمختار وغیرہ وغیرہ)

﴿قرآن مجید﴾: ہارون علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا،

لا تاخذ بلحیتی (الایۃ) "پوری داڑھی نہ پکڑ"

فائدہ: اخذ یعنی پکڑنا دلالت کرتا ہے کہ داڑھی خشخشی فیشنی نہیں بلکہ مٹھی میں آنے والی تھی۔

﴿تمام انبیاء کرام علیہم السلام﴾: جتنے پیغمبران عظام علیٰ نبینا وعلیہم السلام گزرے ہیں تمام کی داڑھی تھی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے......

﴿احادیث مبارکہ﴾:

(۱) عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحية الخ (ابداؤد ص۸)

"دس چیزیں فطرت سے ہیں، مونچھوں کا کٹوانا، داڑھی کا بڑھانا مسواک کرنا وغیرہ وغیرہ"۔

﴿فائدہ﴾: یہ حدیث شریف صاف اور واضح طور پر بتا رہی ہے کہ بارگاہ خداوندی عزّ وجل کے خاص مقربین انبیاء، اولیاء اور مرسلین علیہم السلام کے شعار میں سے مونچھوں کا کتروانا اور داڑھی کا بڑھانا ہے کیونکہ فطرت انہیں امور کو اس جگہ میں کہا گیا ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کے شعار میں سے تھے جیسا کہ بعض روایتوں میں بجائے لفظ فطرت کے من سنن المرسلین یا اس کا ہم معنی موجود ہے۔

(۲) حضور اکرم ﷺ کی لحیہ مبارکہ یعنی ریش مبارکہ کے بارے میں ابنِ ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کی

حدیث میں ہے، کان رسول اللہ کثیف اللحیۃ ۔رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک میں بال بکثرت تھے۔

﴿فائدہ﴾: لغت میں کثیف بمعنی گنجان ہے جو کہ لطیف کی ضد ہے، عربی مقولہ مشہور ہے کہ:

رُجل کث اللحیۃ و کثیثھا

ترجمہ: وہ مرد گھنی داڑھی والا ہے۔

(۳) شفائے قاضی عیاض میں ہے، اللحیۃ یملاء صدرہ، یعنی آپ ﷺ کی ریش مبارک کے بال اس کثرت سے تھے کہ جس سے آپ ﷺ کا سینہ مبارک بھر جاتا تھا۔

(۴) حضرت عمار بن یاسر ؓ فرماتے ہیں کہ رأیت رسول اللہ ﷺ کان یخلل لحیۃ (امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)

﴿فائدہ﴾: رسول اللہ ﷺ کا داڑھی مبارک کو خلال کرنا بتا رہا ہے کہ آپ کی داڑھی خشخشی یا فیشنی نہیں بلکہ انبوہ دار اور دراز تھی۔

(۵) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ کان رسول اللہ ﷺ اذا توضأ عرک عارضیہ بعض بعرک ثم شبک لحیۃ باصابعہ من تحتھا۔ (رواہ ابن ماجہ ص ۳۵)

"رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تھے تو رخسار مبارک کو کسی قدر خلال کرتے تھے پھر داڑھی مبارک میں اپنی انگلیاں مبارک نیچے کی طرف سے داخل کر کے بھال بنا کر خلال کیا کرتے تھے۔"

﴿فائدہ﴾: داڑھی مبارک اگر خشخشی یا فیشنی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کا انگلیاں ڈالنا اور پھر آپ ﷺ کا پانی پہنچانا مشکل ہوتا، یہ کام تب ہو سکتا ہے جب داڑھی مبارک ایک مشت یا اس سے زائد تسلیم کی جائے۔

(۶) حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ، کان رسول اللہ ﷺ کثر دھن راسہ و تسریح لحیۃ. "رسول اللہ ﷺ سر مبارک میں اکثر تیل لگایا کرتے تھے اور داڑھی مبارک میں کنگھا کرتے تھے اور بکثرت کیا کرتے تھے۔"

﴿فائدہ﴾: ظاہر ہے کہ داڑھی میں کنگھا کرنا سنوانا انبوہ دار اور دراز داڑھی میں ہو سکتا ہے ایک دو انگل اور فیشنی داڑھی کے لئے یہ لوازمات کہاں۔

﴿﴾......خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور جملہ اولیائے عظام رضی اللہ عنہم......﴿﴾

یہی حال سیدنا ابوبکر و عمر و سیدنا عثمان و سیدنا علی اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام ؓ بلکہ تابعین و تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور ملہ مشائخ اولیاء عظام اور علماء محدثین، فقہاء کرام کا ہے غرضیکہ از سیدنا آدم علیہ السلام تا ایندم تمام کا اجماع اور اتفاق ہے کہ مٹھی سے کم کسی کی داڑھی نہ تھی اور نہ اس کا کوئی قائل و عامل تھا سوائے یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں اور اوباشوں اور لفنگوں بدمعاشوں کے۔

﴿﴾......اجماع اہلِ اسلام......﴿﴾

محقق علی الاطلاق شیخ ابن ہمام جن کا درجہ ائمہ مجتہدین کے قریب ہے وہ فتح القدیر شرح ہدایہ صفحہ ۲۷۰، جلد۲ میں لکھتے ہیں، واما الاخذ منھا وھی دون ذلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ و مخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد. یعنی داڑھی سے کچھ کاٹنا چھوٹی داڑھی کرنا جبکہ وہ مٹھی سے کم ہو جیسے بعض انگریز لوگ اور بعض ہیجڑے کرتے ہیں، کسی نے بھی اسے مباح نہیں کہا۔

﴿فائدہ﴾: اس سے واضح ہوا کہ انسانی تخلیق سے لے کر آج تک سب کا بڑی داڑھی رکھنے پر اتفاق ہے اب کوئی اسے کم بتائے تو وہ نئی راہ گھڑتا ہے۔ اور قبضہ بھر داڑھی محبوبانِ خدا سے مشابہت ہے اور چھوٹی کرنا خشخشی، فیشنی اور بالکل مونڈنا بدلوگوں اور ہیجڑوں کے ہمشکل ہونا ہے۔

(۷) ہمارے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا۔ من تشبہ بقوم فھو منھم. یعنی جو شخص جس

قوم کے ساتھ مشابہت کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

﴿انتباہ﴾ انسان جس شکل وصورت میں مرتا ہے قبر سے اسی طرح اٹھے گا۔ اس سے ناظرین خوب سوچ لیں کہ داڑھی والے اٹھیں گے تو کس مقدس گروہ میں ان کا شمار ہوگا اور داڑھی نہ ہو گی تو کس گروہ سے اٹھنا ہوگا۔ اختیار بدست مختار پیارے مسلمانو! یہودی، نصاری، مجوسی، ہیجڑے اور اوباش نہ بنو۔

(۸) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ زوار الثوارب و ارجوا اللحی خالفو المجوس. (مسلم شریف)

"حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مونچھوں کو کاٹو اور داڑھیوں کو لٹکاؤ"۔

﴿فائدہ﴾: اتحاف السعادۃ شرح احیاء العلوم صفحہ ۳۱۹، جلد ۲ میں ہے کہ بعض روایت میں ارجُوا جیم سے ہے جس کے معنی مؤخر کرنے اور ترک کرنے کے ہیں لہٰذا لٹکانے چھوڑے رکھنے یا مؤخر کرنے کا حکم ہوا جو ایک مٹھی سے کم پر نہیں ہو سکتا۔

(۹) عن ابنِ عمر قال قال رسول اللہ ﷺ خالفوا لمشرکین اوفر واللحی واقصو الشوارب وفی روایۃ انھکو الثوارب واعفو اللحی. (متفق علیہ، مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۰)

"حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھیوں کو زیادہ کرو اور مونچھوں کو کٹاؤ"۔

﴿فائدہ﴾: ایک روایت میں "انھکو الثوارب" اور "اعفو اللحی" آیا ہے معنی دونوں کے قریب قریب ہیں۔

﴿فائدہ﴾: حدیث مذکور میں حضور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھی بڑھانے یا زیادہ کرنے میں اور مونچھیں کٹانے میں یعنی داڑھی کا بڑھانا اور زیادہ کرنا اس انداز سے ہو کہ اس میں مشرکوں کی مخالفت پائی جائے اور وہ ایک مٹھی کے برابر داڑھی بڑھانے میں محقق ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ مشرکین یا تو داڑھیاں بالکل جڑ سے یعنی استرے سے منڈواتے تھے یا کچھ تو ڑی تھوڑی رکھتے تھے جیسے کہ آج بھی مسلمانوں میں اس قسم کے لوگ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو داڑھی کا بالکل صفایا کرتے ہیں اور یہ عمل بھی تو ہر روز کرتے ہیں اور بعض وہ تین دن کے بعد، اور بعض داڑھی کے کچھ کچھ بال منہ پر نمودار کر لیتے ہیں مگر حد یکمشت سے کم اور اس قسم کی داڑھی اسلامی داڑھی نہیں ہے بلکہ فیشنی داڑھی ہے کہ قینچی کے ساتھ ہر طرف سے اس کی سطح برابر کرواتے ہیں اور اس کو ایک مٹھی تک بڑھنے کا موقع ہی نہیں دیتے۔

(۱۰) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

اعفو اللحی وجزو الشوارب و غیر واشیبکم ولا شبھوا بالیھود والنصاری. (کنز العمال صفحہ ۳۲۸، ج ۳)

"داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کاٹو اور بالوں کی سپیدی کو بدلو اور یہود ونصاری کے ہم شکل نہ ہو"۔

﴿فائدہ﴾: ان احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ داڑھی منڈوانا یا چھوٹی کرنا خدا جل جلالہٗ اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کے دشمنوں کی علامت ہے اور داڑھی رکھنا خدا جل جلالہٗ اور رسول ﷺ کے محبوبوں کی نشانی ہے اور یہ سب کو یقین ہے کہ دشمنوں کی نشانی کے مطابق زندگی گزارنا دشمنوں سے اندرونی ساز باز کی علامت ہے۔ آج اگر کوئی اپنے ملک میں ہندو کی طرح سر پر چوٹی اور چادر کے بجائے لنگوٹی باندھے تو اس کیا سمجھا جائے گا۔ ایسے ہی داڑھی منڈوانا یہ کم کرنا یہود ونصائی و مجوس اور ہیجڑوں کا ہم شکل ہو کر خدا عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے صف میں

شمار ہونا کون گوارہ کرسکتا ہے۔

﴿.....داڑھی منڈوانا اور کم کرنا' ناک اور کان کاٹنا ایک ہے.....﴾

تمام فقہاء کرام اور محدثین عظام کا فتویٰ ہے کہ داڑھی منڈوانا اور کم کرنا مُثلہ ہے، چنانچہ چند حوالے حاضر ہیں.....

(۱) بحرالرائق میں ہے، لا تحلق لکونہ مثلة کحلق اللحية. ''عورت بال نہ منڈوائے اس لئے کہ وہ داڑھی منڈوانے کی طرح مُثلہ ہے''۔

(۲) طریق المرید (۳) اور مناسک ملا علی قاری میں ہے، النقصان منها مثلة. ''داڑھی کو کم کرنا یعنی چھوٹا کرنا مُثلہ ہے''۔

اسی طرح مندرجہ ذیل کتب میں ہے،

(۴) طحاوی علی الدررا (۵) برجندی شرح لقایہ (۶) کافی شرح وافی (۷) ہدایہ اولین

(۸) تبیین الحقائق وغیرہ وغیرہ

﴿مُثلہ کا معنی﴾: غیاث اللغات میں ہے، مُثلہ (بضم میم وفتح لام) گوش وبینی بریدن الخ۔

یعنی کان اور ناک کاٹنا۔

﴿.....اُویسی کی اپیل.....﴾

ناک اور کان کٹنا ایک ایسا قبیح عیب ہے کہ جسے کوئی بھی گوارہ نہیں کرسکتا لیکن افسوس داڑھی منڈوانے اور کم کرنے کو اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ اور تمام محبوبانِ خدا اسے ناک اور کان کاٹنے جیسا عیب بتاتے ہیں تو ہم نہیں مانتے۔

﴿.....مٹھی بھر داڑھی رکھوانے کا ثبوت.....﴾

لحیہ کا لغوی معنی ہے وہ بال جو لحی کے اوپر پیدا ہوں اور لحی وہ ہڈی ہے جس پر دانت ہیں

ان بالوں کو بڑھانے کا حکم اوپر کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا اور مطلق روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ داڑھی کی کوئی حد مقرر نہیں لیکن بقاعدہ اصول فقہ واصول حدیث واصول تفسیر مطلق، مقید یا عام کو خاص کرنا شارع علیہ السلام کا کام ہے۔ ہم وہ روایات عرض کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام ؓ اور تابعین ومجتہدین وائمہ مسلمین اور فقہائے امت سے ثابت ہیں۔

(۱۱) عن عمر ابن شعيب عن ابيه عن جده ان النبی ﷺ کان یاخذ من لحيتة من عرضها طولها. (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف)

یعنی نبی کریم ﷺ اپنی ریش مبارک سے عرض اور اس کے طول سے لیا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں ہے.....

کان یاخذ من لحيتة طولا و عرضا علی قدر بقبضته. (تنویر شرح شرعۃ الاسلام، ص ۲۹۸)

''حضور نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی مبارک سے لمبائی اور چوڑائی میں ایک مٹھی کے اندازہ کے بعد بال لیا کرتے تھے''۔

﴿فائدہ﴾: کان کا لفظ جب فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو استمرار ودوام پر دلالت کرتا ہے یہی حقیقی معنی ہے، اس کے برعکس ہو تو وہ مجاز ہوتا ہے۔ جس کے لئے قرینہ ضروری ہے یہاں کوئی قرینہ نہیں مجاز کا نہیں ہے اسی لئے یقیناً ثابت ہوا کہ حضور نبی پاک ﷺ کا دائمی عمل یکمشت داڑھی مبارک کا تھا۔

﴿.....حضرت عمر ؓ کا عمل.....﴾

(۱۲) عینی شرح بخاری صفحہ ۲۸۸، جلد ۱۰ میں ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس نے اپنی داڑھی ایک مٹھی سے زائد رکھی ہوئی تھی اور وہ بہت بڑھی ہوئی تھی، حضرت عمر ؓ اس کو پکڑ کر کھینچنے لگے اور فرمایا قینچی لاؤ، پھر ایک شخص کو حکم دیا جس نے آپ کے ہاتھ کے نیچے سے بال کاٹ دیئے تاکہ

مٹھی کے برابر ہو جائے۔

﴿فائدہ﴾: کاش! آج امیر المومنین حضرت عمرؓ ہوتے یا ان جیسا کوئی اور اللہ تعالیٰ پیدا فرمادے تاکہ ہم اعتدال سے آگے بڑھنے والوں کی بے اعتدالی سے محفوظ ہو جاتے۔

﴿حضرت ابو ہریرہؓ﴾: حضرت ابوذرعہؓ نے فرمایا...... كان ابو هريره يقبض على اللحية فيا خذ ما فضل عن قبضة. (رواہ ابن ابی شیبہ)

حضرت ابو ہریرہؓ داڑھی مٹھی میں لیتے اور جو بال زائد از قبضہ ہوتے تو لے لیتے تھے۔ (عینی شرح ہدایہ، ص۴۴۴)

﴿فائدہ﴾: حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ وہ بھی امیر المومنین حضرت عمرؓ کی طرح بے اعتدال داڑھی کے سخت دشمن تھے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ صحابی ہونے کی فضیلت کے ساتھ امت مصطفویہ ﷺ کے سب سے بڑے حافظ الحدیث تھے۔

﴿حضرت ابن عمرؓ﴾: ابن سالم مقنع نے فرمایا...... كان رايت ابن عمر يقبض على اللحية فيقطع مازاد على الكف. (رواہ ابوداؤد ونسائی)

"میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ہتھیلی سے زائد بال ہوتے ان کو کاٹ دیتے تھے۔" (عینی شرح ہدایہ، ص۴۴۴۔ فتح القدیر، ص ۲۷۰ ج ۲)

﴿فائدہ﴾: یہ تھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ جو عمل بالحدیث میں ایسے حریص تھے کہ سرِ مو بھی اپنا عمل خلافِ سنت گوارہ نہ تھا جیسا کہ اہلحدیث اور مؤرخین کو معلوم ہے۔

﴿...... تابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین وفقہاء کرام...... ﴾

نمونہ کے طور پر چند صحابہ کرامؓ کا نام لکھ دیا ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ قبضہ کا عمل صرف ان کا ہی تھا اور بس، جیسے بعض جدت پسندوں نے کہہ دیا اور اس کی اس جدت کو بعض اسلام کا

دم بھرنے والوں نے بھی مان لیا لیکن ان بندگانِ خدا کو کون سمجھائے کہ جب محبوب خدا امام الانبیاء ﷺ خود مٹھی بھر کے عامل تھے تو پھر باقی کیا رہا، اور صحابہ کرامؓ میں سے وہی عمل چند بزرگوں کی تصریح سے بھی مل گیا، باقیوں کے متعلق تصریح نہ ہو تو اس کا مطلب یہ کہاں سے نکال لیا کہ داڑھی لمبی جائز ہے جبکہ ان کے حالات پڑھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ان کی داڑھیاں گھنی اور انبوہ دار تھیں جیسے خلفاء راشدین و دیگر صحابہ کرامؓ کے حالات میں واضح ہے، پھر ان کے جانشین تابعین وائمہ مجتہدین ہیں وہ بھی قبضہ کی تصریح کرتے ہیں چنانچہ امام ابو حنیفہؒ (کتاب الآثار)۔ حضرت عطا تلمیذ سیدنا ابن عباس، طبر وغیرہم یہاں تک کہ امام حسن شعیؒ نے فرمایا کہ حدِ معروف سے زائد داڑھی کتانا کم عقلی کی دلیل ہے۔ (شرح شفاء ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)

﴿...... تصریح فقہاء کرام...... ﴾

امام اعظم ابو حنیفہؒ کی تصریح کتاب الآثار لمحمد میں ہے فقہ مالکی کی تصریح امام قاضی عیاض سے منقول ہے، واما الاخذ من طولها فحسن. "طول سے داڑھی لے لینا بہتر ہے"۔ (شرح احیاء)

﴿شافعی فقہاء کی تصریح﴾: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ان قبض الرجل على لحية واخذ ما فضل من القبضة فلا باس به. (احیاء)

"اگر کوئی داڑھی کو مٹھی میں لے کر زائد کو کاٹ لے تو حرج نہیں"۔

﴿فقہ حنبلی اور وہابی مسلک کی تصریح﴾:

الرسائل والمسائل النجدیہ صفحہ ۶۲۴ میں ہے،

وانما خص بعض العلماء فمازاد على القبضة لفعل ابن عمر . الخ

"یعنی بعض علماء نے جو اجازت دی ہے تو مٹھی سے جو زائد ہو بقول ابن عمرؓ۔

ائمہ اربعہ کے علاوہ بہت سے فقہاء کرام کی تصریحات کتب فقہ میں موجود ہیں جس سے جابت ہوتا ہے کہ مٹھی سے کم کاٹنا حرام اور خلافِ سنت واجماعِ اہلِ اسلام ہے۔

﴿۔۔۔۔۔۔داڑھی رکھنا واجب ہے۔۔۔۔۔۔﴾

(۱) حضور ﷺ کے ارشاداتِ گرامی بصیغۂ امر ہیں اور امر میں وجوب ہوتا ہے۔

(۲) حضور نبی پاک ﷺ کا دائمی عمل واجب ثابت کرتا ہے۔

(۳) صحابہ کرام بالخصوص خلفائے راشدین ودیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دائمی عمل پیرا ہونا وجوب کا مقتضی ہے۔

(۴) ایک روایت میں امر کی تصریح بھی ہے، شرع مطہرہ نے جتنے واجبات گنائے ہیں ان کے ثبوت میں مذکورہ بالا طریقے اختیار کئے گئے ہیں، اس کے خلاف کرنے والا فاسق کہلاتا ہے اسی قاعدہ پر فقہاء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا، داڑھی منڈانے والا اور کترانے والا یعنی قبضہ سے کم کرنے والا فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا واجب الاعادہ ہے۔

﴿۔۔۔۔۔۔داڑھی منڈانے اور قبضہ سے چھوٹی کرانے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔۔۔۔۔۔﴾

مذکورہ بالا قانون اسلامی کی تصریح وتوثیق کے لئے فقہاء کرام کی عبارت ملاحظہ ہوں۔۔۔۔۔۔

(۱) حاشیہ علائی میں ہے۔۔۔۔۔۔

فی تقدیمة تعظیمه و قدو جب علیهم اهانته شرعا. (فتاویٰ رضویہ)

''فاسق کو امام بنانا اس کی تعظیم ہے حالانکہ اس کی اہانت واجب ہے''۔

(۲) درمختار میں ہے۔۔۔۔۔۔

کل صلوٰة ادیت مع الکراهة التحریم تجب اعادتها.

ترجمہ: ہر وہ نماز جو مکروہ تحریمی کے طریقہ سے ادا کی گئی ہو اس کو لوٹانا واجب ہے۔

(۳) امام شامی کی ردالمحتار میں ہے، واما الفاسق فقد عللو اکراهة تقدیمه بانه لا یهتمه لامر دینه وبان تقدیمه للامامة تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعا ولا یخفی انه اذا کان اعلم عن غیره لاتزول العلة فانه لا یأمن ان یصلی لهم بغیره طهارة کالمبتدع تکره امامته بکل حال بل مشے فی شرع المنیة علی ان کراهته تقدیمه کراهته تحریم.

(۴) غنیۃ میں ہے، وفیه اشارة الی انهم لو قدموا فاسقا یأثمون بناء علیٰ ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم لعدم اعتنائه بامور دینه وتساهله فی الاتیان بلوازمه فلایبعد منه الاخلال ببعض شروط الصلوٰة وفعل بماینا فیها بل هو الغالب بالنظر الیٰ فسقه ولذا لم یجز الصلوٰة خلفه اصلاً عند مالک وهو روایة عن احمد.

ترجمہ: کیونکہ اگر لوگوں نے کسی فاسق کو مقدم (امام) کر دیا تو اس بنا پر گنہ گار ہوں گے کہ اس تقدیم کی کراہت مکروہ تحریمی ہے کیونکہ امورِ دینیہ میں لاپروائی برتتا ہے اور امورِ دینیہ کے تقاضوں اور لوازمات کو پورا کرنے میں تساہل سے کام لیتا ہے، بعید نہیں کہ وہ نماز کے بعض شرائط کو خالی چھوڑنے کا ارتکاب کرتا ہو اور نماز کے منافی بعض اعمال بجالاتا ہو، بلکہ اس کے فسق کے پیشِ نظر ایسا کرنا غالب گمان ہے اسی لئے امام مالک کے نزدیک اس کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ امام احمد بن حنبل سے بھی ایک روایت یوں ہی ہے

﴿فائدہ﴾: اس میں اہلسنت (بریلوی) اور سنی حنفی کہلانے والے دیوبندی اور اہلحدیث کہلوانے والے وہابی غیر مقلدین تمام متفق ہیں سوائے مودودی کے، اور وہ لیڈر ہے اس کی بات لیڈری کے مقلدین مانیں تو مانیں اسلام کا پیروکار نہیں مان سکتا۔

﴿انتباہ﴾: نمونہ کے طور پر چند عبارات نقل کی ہیں اور ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ جملہ ائمہ اربعہ حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی قدست اسرارہم داڑھی منڈوانے اور کتروانے والے کو فاسق مجاہر کھلا مجرم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ، فاسق کو امام بنانا گناہ ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

خواہ وہ داڑھی منڈوانے والا پیر ہو یا کسی بہت بڑی گدی کا سجادہ نشین ہو یا وہ مولوی ہو یا لیڈر، تاویل کرتا ہو یا جیسے بھی ہو وہ یقیناً سو فیصد مجرم، فاسق اور جاجر ہے۔ اس کو عمداً امام بنانا یا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جرمِ عظیم اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب اور ضروری ہے۔

باب ۲

﴿سوالات وجوابات......﴾

سوال: حدیث شریف ہے...... صلو اخلف برو فاجرة. ہر نیک اور فاسق وفاجر کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

جواب: یہ حدیث اتنی ضعیف ہے جتنی اس سے دلیل پکڑنا، جیسا کہ اہل، علم کو معلوم ہے۔ اہل علم تو اس حدیث سے دلیل نہیں پکڑتے۔ باقی رہے عوام تو ان کا کیا اعتبار جبکہ یہ تو سہولتیں ڈھونڈھتے ہیں اور معمولی سے سہارے پر اپنا سب کچھ گنوا بیٹھتے ہیں۔

سوال: بہت سے داڑھی والے کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے۔

جواب: ہم ان کی داڑھی سے نہیں بلکہ عقیدہ کے فساد کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اس لئے کہ وہ خود یا ان کے اکابر ختمِ نبوت کے منکر اور حضور نبی پاک شہِ لولاک، امام الانبیاء ﷺ کے ساتھ سوءِ عقیدت اور ان کے کمالات میں بے ادبی و گستاخی کرتے ہیں اور ایسے غلط لوگوں کے

پیچھے نہ صرف نماز نہ پڑھنے کا حکم ہے بلکہ اسلامی تعزیرات کا نفاذ ہو تو ایسے لوگ واجب القتل ہیں یعنی گستاخانِ رسول ﷺ کو شرعی عدالت میں قتل کرنا ضروری ہے۔ ایک حدیث ملاحظہ ہو......

عن سائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبی ﷺ قال ان ام قوما فبصق فی القبلة و رسول الله ﷺ ینظر فقال رسول الله ﷺ لقومه حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لهم فمنعوه فاخبروه لقول رسول الله ﷺ فذکر ذلک لرسول الله ﷺ فقال لهم وحسبت انه قال انک اذیت الله و رسوله.
(رواہ ابوداؤد، مشکوۃ ص ۷۱)

"حضرت سائب بن خلاد ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک قوم کا امام تھا اس نے قبلہ کی طرف تھوکا اور حضور ﷺ دیکھ رہے تھے تو آپ نے فارغ ہو کر اس قوم سے کہا کہ یہ شخص آئندہ نماز نہ پڑھائے۔ پس اس کے بعد جب لوگوں کو اس نے نماز پڑھانا چاہی تو لوگوں نے اس کو روک دیا اور حضور ﷺ کے ارشادِ مقدس کی اس کو خبر دی تو اس نے حضور ﷺ سے ذکر کیا کہ آپ نے میرے پیچھے لوگوں کو نماز پڑھنے سے روکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ راوی کہتے ہیں مجھے گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تو نے قبلہ کی طرف تھوک کر اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دی"۔

﴿درسِ عبرت﴾: وہ صحابیٔ رسول تھے اور ظاہر ہے کہ انہوں نے عمداً اور جان بوجھ کر بیت اللہ شریف کی بے ادبی اور حضور ﷺ کی نافرمانی کا ارتکاب نہیں کیا یہ فعل ان سے سہواً ہوا یا ان کو معلوم نہیں تھا کہ بیت اللہ شریف کی طرف تھوکنا نہیں چاہیے۔

قاعدہ اسلامی: صحابیٔ رسول کے درجے کو کوئی غوث، قطب، ابدال بھی نہیں پہنچ سکتا ہے۔ سہواً کعبۃ اللہ کی بے ادبی ہوئی وہ بھی معمولی اور اس وجہ سے وہ امامت کے لائق نہ رہے تو جو کعبے کی کعبہ اور امام

الانبیاء، حضور پُرنور ﷺ کی بے ادبی اور توہین کریں وہ امامت کے لائق کیسے ہو سکتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی عالم فاضل کیوں نہ ہوں۔

انصاف کروائے انصاف والو! جب کعبہ شریف کی بے ادبی کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا حکم خود حضور ﷺ نے دیا کہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو تو حضور ﷺ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرنے والے کے پیچھے نماز کیسے ہو سکتی ہے۔ اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ "دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم" اور "امامِ حرم اور ہم" کا مطالعہ کیجئے۔

قرآن کے قاری اور امام مسجد کو حضرت عمر ؓ نے قتل کیا:

تفسیر روح البیان میں عبس وتولی کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ کو خبر ہوئی تو آپ نے اس امام کو بلا کر قتل کرا دیا کیونکہ ہر نماز میں یہ سورت پڑھنے سے معلوم فرمایا کہ یہ منافق ہے اور اس کے دل میں حضور سرورِ عالم ﷺ سے بغض ہے اس اس سورت ہی کو ہر نماز میں پڑھتا ہے جو بظاہر عتاب معلوم ہوتی ہے۔

﴿درسِ عبرت﴾: کچھ سمجھے آپ! یہ تھے فاروق اعظم ؓ جنہوں نے ایک قرآن کے قاری اور خیر القرون کی بہت مقدس جماعت اور اعلیٰ نمازیوں کو قتل کرا دیا۔ ہم اہلِ اسلام کو جسے معراج جیسا تمغہ نصیب ہے بچانے کی اپیل کرتے ہیں جس میں ان کا اپنا نفع ونقصان ہے، کوئی نہیں مانتا تو وہ اپنا نقصان کر رہا ہے ہمارا فرض ہے بتانا۔

﴿اب بھی وہ امام موجود ہیں بلکہ بہت زیادہ﴾: حضور نبی پاک ﷺ نے صدیوں پہلے فرمایا کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا قرآن ان پر لعنت کرے گا۔

﴿فائدہ﴾: جس قوم کے متعلق صدیوں پہلے خبر دی وہ آج ٹڈی دل کی طرح ہر جگہ دندناتے پھر رہے ہیں۔

﴿علاماتِ گستاخانِ رسول ﷺ﴾:

حضور نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کی نشانیاں بتائیں جنہیں فقیر اویسی غفرلہ نے اپنی کتاب "الاحادیث النبویہ" میں لکھ دیا ہے۔ منجملہ ان کے چند ایک یہ ہیں......

(۱) سر شلغم نما، سر کے بال منڈوانا (۲) مونچھیں صفاچٹ (۳) داڑھی لمبی کہ ناف کی سلامی کرے (۴) گردن موٹی، یہ سر مونڈے کا طبی اصول کے مطابق ہو جاتی ہے۔ (۵) موٹی پنڈلی پر چادر باندھنا۔

ایک اور نشانی: اس گروہ کی ایک اور نشانی یہ بھی ہے کہ وہ ضاد کو ظاء پڑھتے ہیں اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

فتاوی قاضی خان، شرح فقہ اکبر، شرح منیہ، فتاوی رشیدیہ، فتاوی امدادیہ وغیرہ وغیرہ۔

اور یہ صرف ان کی عادت ہے ورنہ حرمین طیبین کے امام اور ایسے ہی عرب وعجم کے جملہ مراکز اسلامی کے علماء مشائخ ضاد کو ظاء ہرگز نہیں پڑھتے۔

عقلی دلیل: سب کو معلوم ہے کہ جس امام کا کپڑا یا جسم پلید ہو تو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور جس کا دل گندے عقیدوں سے بھرا ہوا ہو اسکے پیچھے نماز کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ امام بمنزل انجن کے ہوتا ہے جب انجن ہی فیل ہو تو اس کے پیچھے لگنے والے ڈبے کس طرح منزلِ مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔

آخری گزارش: نماز ایک اہم فریضہ ہے اسے داڑھی منڈانے والے اور چھوٹی رکھنے والے اور بدعقیدہ کے پیچھے لگا کر ضائع نہ کیجئے، ایسے امام کے بجائے تنہا نماز پڑھنے میں فائدہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ زائد فضیلت کے لالچ میں اصل کو بھی ضائع نہ کر دیں۔

انتباہ: جس نے اسلام میں خشخشی داڑھی اور فیشنی داڑھی کے جواز بلکہ سنت ثابت کرنے کی

کوشش کی ہے وہ مودودی صاحب ہیں جس کے مختصر عقائد و مسائل کا تعارف یوں ہے،

(۱) نبی علیہ السلام چرواہے، ان پڑھ، بادیہ نشین وغیرہ۔

(۲) موسیٰ علیہ السلام ملنگ، اور دیگر انبیاء علیہم السلام پر رکیک حملے۔

(۳) تمام صحابہ کرام غلط کار۔

(۴) اولیاء و مشائخ و محدثین و مجددین بے کار۔

(۵) علماء اور سابقہ جملہ کتب اور محققین بسم قاتل۔

(۶) اجمیر شریف و کلیر شریف و دیگر اولیاء کرام کے مزارات کی زیارت کو جانا زنا سے بھی زیادہ گناہ ہے تجدید و احیاء دین۔

اس کا مزید تعارف فقیر کی کتاب "آئینہ مودودی" میں پڑھیے۔

فقیر اس کی بات کو سچا سمجھنے والوں سے اپیل کرتا ہے کہ جس غریب کے یہ عقائد و مسائل ہیں تو پھر وہ داڑھی کی تحقیق میں کتنا غلط ہوگا۔ اسی لئے اس کی تقلید چھوڑ دیجئے ورنہ بعد میں پچھتانا پڑے گا۔ وما علینا الا البلاغ المبین

فقط والسلام:

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

ہماری دیگر مطبوعات

- تفسیر فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان
- عربی تفسیر فضل المنان
- الفیض الجاری فی شرح صحیح البخاری
- حدائق بخشش 13 جلدیں
- رسائل اویسیہ اول تا ششم
- احوال آخرت
- حیرت انگیز واقعات
- جامع کمالات سید المرسلین
- کشکول اویسی
- اویسی کا سفرنامہ انگلینڈ و حجاز
- ہدایۃ النحو
- جہنم سے بچانے والے اعمال
- [illegible] حکام
- [illegible] کی تباہ کاریاں
- کالج اور لڑکی
- غم ٹال وظیفے
- مدینہ کے اہم واقعات اور مشہور مقامات
- لاعلمی میں علم
- علامات قیامت
- اصلی اور نقلی پیر میں فرق
- کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات
- فضائل سیدنا صدیق اکبر از کتب شیعہ
- امام حسین و یزید
- بدعات المسجد
- بدعت ہی بدعت
- بدعات حسنہ کا ثبوت
- بچپن حضور کا
- اذان بلال
- الحج
- راہ حق
- غوث اعظم سید ہیں
- فضائل فاطمۃ الزہراء
- علم [illegible] مع اصول مناظرہ
- زور [illegible] کیسا؟
- تہتر فرقے
- حضرت عثمان کو برا کہنے والا کون
- امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات
- جوانی کی بربادی
- حضور کا مردے زندہ کرنا
- تیرے منہ سے جو نکلی بات وہ ہو کے رہی
- ثبوت [illegible]

ہماری عنقریب آنے والی مطبوعات

مشکل صیغے
کرامات صحابہ
نفس وشیطان کے دھوکے
اکابرین کے مناظرے
غایۃ المعمول فی علم الرسول
تاریخ محبوب مدینہ
تاریخ مسجد نبوی وگنبد خضریٰ
گناہ دھونے کا صابن
گلدستہء اویسی نمبر1۔ برائے خواتین
گلدستہء اویسی نمبر2۔ برائے سادات کرام
فرشتے ہی فرشتے
فضائل ہی فضائل

انسانی اعضاء بولتے ہیں
کالاتل
معمولات صحابہ بعد صلوٰۃ الجنازہ
وجد صوفیاء کا جواز
گاجر کے فوائد
بواسیر اور اس کا علاج
ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟
اسلامی داڑھی
امام اور داڑھی
کوفی لایوفی
گنج اور گنجہ
جانور جمادات بولتے ہیں

ہماری دیگر مطبوعات

- تفسیر فیوض الرحمن اردو ترجمہ روح البیان
- عربی تفسیر فضل المنان
- الفیض الجاری فی شرح صحیح البخاری
- حدائق بخشش 13 جلدیں
- رسائل اویسیہ اول تا ششم
- احوال آخرت
- حیرت انگیز واقعات
- جامع کمالات سید المرسلین
- کشکول اویسی
- اویسی کا سفرنامہ انگلینڈ وحجاز
- ہدایۃ النحو
- جہنم سے بچانے والے اعمال
- جدید مسائل کے شرعی احکام
- ڈش اور کیبل کی تباہ کاریاں
- غم ٹال وظیفے
- مدینہ کے اہم واقعات اور مشہور مقامات
- لاعلمی میں علم
- علامات قیامت
- فضائل سیدنا صدیق اکبر از کتب شیعہ
- بدعات حسنہ کا ثبوت
- بچپن حضور کا
- اذان بلال
- راہ حق
- غوث اعظم سید ہیں
- فضائل فاطمۃ الزہراء
- علم المناظرہ مع اصول مناظرہ
- زور سے آمین کہنا کیسا؟
- حضرت عثمان کو برا کہنے والا کون
- امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات
- جوانی کی بربادی
- حضور کا مردے زندہ کرنا
- تیرے منہ سے جو نکلی بات وہ ہو کے رہی
- ثبوت تبرکات
- اصلی اور نقلی پیر میں فرق
- کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات

برائے رابطہ

نوید بک ڈپو اینڈ سٹیشنرز

ماڈل ٹاؤن "بی" نزد سیرانی مسجد بہاولپور

موبائل: 0321-6820870